خیبر پختونخوا خصوصی عدالت قانون 1948

قانون برائے فراہمی تیز و موثر کاروائی مقدمہ اور چند جرائم کیلئے موثر ترین سزا

ہرگاہ قرین مصلحت ہے کہ چند جرائم کیلئے کاروائی مقدمہ تیز کرنے اور موثر ترین سزا مہیا کی جائے۔

لہذا بالتحریر ہذا حسب ذیل حکم ہوتا ہے۔

1۔(۱) اس قانون کو [خیبر پختونخوا] خصوصی عدالت قانون 1948 کہا جائے گا۔

(۲) یہ پورے [خیبر پختونخوا] میں لاگو ہوگا۔

(۳) یہ فوری نافذ العمل ہوگا۔

2۔صوبائی حکومت سرکاری جریدہ میں اعلامیہ کے ذریعے، اس قانون کے مقاصد کیلئے خصوصی عدالت اور جگہ جو کہ [خیبر پختونخوا] میں ہو کا تعین کرے گی۔

تاہم کوئی بھی خصوصی عدالت اگر مناسب سمجھے تو فریقین یا گواہوں کی مفاد عامہ کیلئے مخصوص شدہ جگہ کی بجائے دوسری جگہ پر کاروائی مقدمہ کر سکتی ہے۔

3۔(۱) اس قانون کے تحت خصوصی عدالت تین ارکان پر مشتمل ہوگی ان میں سے ہر ایک شخص ایسا ہوگا جو

(الف) کہ [دستور کے آرٹیکل 92] کے تحت ہائی کورٹ کے جج بننے کا اہل ہوگا۔یا

(ب) ضابطہ فوجداری 1898 کے تحت اختیارات بطور سیشن جج یا ایڈیشنل سیشن جج جو کہ تین سال سے کم نہ ہو استعمال کئے ہو خواہ یہ تسلسل کے ساتھ یا نہ ہو۔

اور کم از کم دو کی اہلیت شق (الف) میں متعین شدہ ہو۔

(۲) صوبائی حکومت ذیلی دفعہ (۱) (الف) کی اہلیت رکھنے والے ارکان میں ایک تعین بطور صدر خصوصی عدالت کرے گا۔

4۔(۱) خصوصی عدالت اس قانون کے شیڈول میں دی گئی جرائم میں سے اگر کسی مجرم پر الزام ہو، کا اختیار سماعت حاصل ہوگا۔

اور ایسا کوئی بھی کیس، جو اس قانون کے نفاذ کے وقت، کسی دوسری عدالت میں زیر سماعت ہو تو وہ خصوصی عدالت میں منتقل شدہ تصور ہوگا۔

(۲) پہلے ذکر شدہ ایسے کیس کی سماعت کے وقت، خصوصی عدالت ایسے ملزم کی بھی شنوائی کر سکتی ہے خواہ وہ جرم اس قانون کے شیڈول میں ذکر شدہ ہو یا ہو جو کہ ضابطہ جوجداری 1898 کے تحت ایسے جرم کا الزام ہو اور اُس کو اسی کاروائی میں ملزم کیا جا سکتا ہے۔

5۔(۱) خصوصی عدالت ملزم کو کاروائی کیلئے پیش کئے بغیر ذکر شدہ جرائم کے شنوائی کا اختیار رکھتا ہے۔اور ملزم کی شنوائی کرتے وقت ضابطہ فوجداری 1898 میں دی گئی طریقہ کار برائے قابل دست اندازی کیس بذریعہ مجسٹریٹ پر عمل کرے گی۔

بشرطیکہ خصوصی عدالت کسی گواہ کے طلبی سے انکار کر سکتی ہے اگر عدالت اس بابت ملزم کو سننے کے بعد مطمئن ہو کہ اس گواہ کی شہادت اہم نہیں۔اور اُسے کاروائی ملتوی کرنے کا پابند نہیں کیا جا سکتا جب تک اُسکی رائے میں التواء انصاف کے تقاضوں کے لئے ضروری ہو۔

بشرطیکہ مذکورہ قانون کے دفعہ 356 کے ذیلی دفعہ (۱) کی رو سے انگریزی عدالتی زبان ہوگی اور خصوصی عدالت اپنے ارکان میں سے ایک جو کہ کسی ایک شہادت یا تمام شہادتوں کے لکھنے کیلئے متعین کرے گی اور جہاں اس قانون کے ذیلی دفعات کے تحت شہادت خصوصی عدالت کے احکامات اور نگرانی میں قلمبند کئے جائیں، لیکن اُسکے رکن کا نہ ہو، تو دفعہ 356 ذیلی دفعہ (3) لاگو نہ ہوگا۔

(۲) باوجود اس قانون کے دفعہ 3 میں ذکر شدہ، خصوصی عدالت اپنے دو ارکان کی غیر موجودگی میں کوئی بھی رکن کیس کی کاروائی کر سکتی ہے۔

تاہم جب شہادت مکمل ہو جائے تو وکیل استغاثہ یا اُن کا وکیل کی دلائل کے وقت اور فیصلہ سُنانے کے وقت تینوں ارکان کا ہونا ضروری ہوگا۔

(۳) بجز ضابطہ فوجداری کے ذیلی دفعہ (1)، دفعہ 196-A باب XXXIII کے علاوہ، اگر وہ اس قانون کے متصادم نہ ہو، تو وہ خصوصی عدالت کی کاروائی پر لاگو ہوگا، اور ان دفعات کے تحت خصوصی عدالت سیشن کورٹ تصور ہوگی جو کہ بغیر جیوری کاروائی ہوگی اور جو شخص خصوصی عدالت کے سامنے استغاثہ کی کاروائی کرتا ہے وہ وکیل سرکار تصور ہوگا۔

(۴) خصوصی عدالت محض ارکان کی تبدیلی کی وجہ سے کسی گواہ کو دوبارہ سننے اور دوبارہ برائے شہادت نہیں بلائے گی، اور وہ پہلے سے قلمبند شدہ شہادت یا پیش شدہ شہادت پر کاروائی کرے گی۔

(۵) خصوصی عدالت کے ارکان میں اختلاف کی صورت میں اکثریت کا فیصلہ رائج ہوگا۔

(۶) خصوصی عدالت قانون میں تجویز شدہ کوئی بھی سزا سنا سکتی ہے۔

6۔ خصوصی عدالت کے کسی حکم یا سزا سے کوئی اپیل نہیں ہوگی اور کسی بھی عدالت کو خصوصی عدالت سے کیس منتقل کرنے یا ضابطہ فوجداری 1898 کے دفعہ 491 کے تحت احکامات دینے کا اختیار نہیں، بجز نیچے ذکر شدہ 7 خصوصی عدالت کے سامنے کوئی بھی کاروائی کسی قسم کی بھی اختیار رہوگا۔

7۔(۱) [عدالت عالیہ] خصوصی عدالت کا تصفیہ شدہ کسی بھی کیس کا ریکارڈ بوجہ اطمینان برائے تصحیح جائز ہونے، اخذ شدہ نتائج، سزا یا قلمبند شدہ حکم یا جاری شدہ، طلب کر سکتی ہے اور دفعات 423، 426، 427 اور 428 کے تحت یا دفعہ 338 کے تحت حاصل اختیار استعمال کر سکتی ہے، اور سزا بڑھا سکتی ہے، اور اگر [عدالت عالیہ] کے جج رائے دہی میں برابر تقسیم ہو، تو ضابطہ فوجداری کے دفعہ 429 کے تحت فیصلہ شدہ تصور ہوگی۔

(۲) اس دفعہ کے تحت کوئی بھی حکم ملزم کے خلاف جاری نہیں ہوگی جب تک اُسے ذاتی طور پر یا بذریعہ سننے اور دفاع کا موقع نہ دیا جائے۔

(۳) [عدالت عالیہ] اخذ شدہ بریت کے حکم کو سزا میں تبدیل کر سکتی ہے۔

8۔ صوبائی حکومت کے حکم کے علاوہ اس قانون کے تحت کوئی بھی استغاثہ عام طور پر یا جرائم میں سے کسی ایک جرم کے متعلق، جس میں اُسکے خلاف کاروائی ہو رہی ہو، واپس نہیں کر سکتی۔

9۔(۱) اس قانون کے تحت خصوصی عدالت میں جب جرم عائد ہوا اور یہ ثابت ہو جائے کہ اس شخص یا اُس کے ذریعے دوسرا شخص یا اُس لئے دوسرے شخص کے قبضہ میں ایسے چیز ہو، جسکے لئے اطمینان بخش جواب نہ ہو، مالی ذرائع نہ ہو، یا اُن کے معلوم آمدنی کے ذرائع کے مطابق نہ ہو، جو وہ جرم جسکے لئے اُسے الزام دیا گیا ہے، کے وقت، اُس کے مالی ذرائع یا جائیداد جس کا وہ اطمینان بخش جواب نہ رکھتا ہو کی معلومات لی جائے، تو یہ تصور ہوگا، جب تک ملتزم اس کے خلاف ثابت نہ کرے، کہ اس شخص نے [تعزیرات پاکستان] کے دفعات 161 سے 165 تک کے تحت یا جس طرح کیس ہو ارتکاب جرم کیا ہے۔

(۲) [تعزیرات پاکستان] کے دفعات 161 سے 165 قابل سزا جرائم میں سے اگر کوئی کاروائی خصوصی عدالت میں زیر تجویز ہو، اور یہ ثابت ہو جائے کہ مجرم نے کوئی بھی معاوضہ (جو کہ قانونی معاوضہ نہ ہو) قبول یا وصول کیا ہے، یا لینے کیلئے راضی ہوا ہے، یا اپنے لئے یا دوسرے شخص کیلئے وصولی کی کوشش کی ہے یا کوئی دوسری کارآمد شے یا، کسی شخص یا اُس کے نمائندے سے مالی فائدہ، جس کیلئے ملزم نے اُسکی حمایت کی ہو یا وعدہ کیا ہو، تو یہ تصور ہوگا، جب تک اس کے تضاد میں ثابت نہ ہو، کہ اُس نے معاوضہ یا منافع بخش چیز کو قبول یا وصول، یا قبولی اور وصولی کی کوشش کی ہے یا اُس نے اپنے لئے یا کسی دوسرے شخص کیلئے مالی فائدہ حاصل کیا، ان میں جو بھی حالات ہوا اور ان کا مقصد یا بدلہ [تعزیرات پاکستان] کے دفعات 151-163 میں بیان کئے گئے ہو یا، خواہ وہ بغیر معاوضہ کے ہو، یا وہ معاوضہ جو وہ جانتا ہو کہ یہ غیر مناسب ہے۔

تاہم اگر عدالت کی رائے میں مذکورہ معاوضہ یا چیز یا مالی فائدہ اتنی معمولی ہو کہ اس کیلئے بدعنوانی کو اخذ نہیں کیا جا سکتا تو عدالت ایسا نتیجہ اخذ نہ کر سکتی ہے۔

10۔ جب اس قانون کے تحت خصوصی عدالت کے سامنے کسی شخص پر جرائم عائد ہوا اور وہ اس جوم کا مرتکب قرار پائے تو خصوصی عدالت، تاہم اگر دوسری کسی قانون میں ذکر نہ ہو، اگر قید کی سزا سانئے یا نہ سنائے، تو وہ جرمانہ کی سزا دے سکتی ہے جو اس قانون کے دفعات کے خلاف لی ہوئی معاوضہ یا

کارآمد چیز جو اُس نے قبول یا وصول کی ہے، سے کم نہ ہوگی۔

11۔جو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کسی رشتے، دوستی یا دوسری وجہ سے کسی کی جانب داری یا معاونت کرے، یا کوئی سرکاری کام کرے یا اُس کیلئے وعدہ کرے یا سرکاری کام کی بجا آوری میں کسی سے بدسلوکی کرے یا اُس کی کوشش کرے تو [تعزیرات پاکستان] کے دفعہ 161 کے تحت مرتکب جرم قابل سزا تصور ہوگا۔

12۔جب خصوصی عدالت کو ضابطہ فوجداری کے دفعات کے تحت کسی کیس میں سزاؤں یا جاری شدہ احکامت جو ان سزاؤں یا احکامت سے متعلق ہو، سے روک دیا گیا ہو تو یہ اُسی علاقے جس میں جرم عائد کیا گیا ہو یا وقوع کا الزام دیا گیا ہو کے اُسی علاقے کے سیشن عدالت کا یا اگر ایک سے زیادہ سیشن عدالتیں ہو تو اُن میں سے ایک کی جن کو [عدالت عالیہ] نگرانی یا استفسار، خصوصی اس بابت، متعین کرے، اختیار سزا یا احکامات تصور ہونگے۔

13۔کوئی جرم جو کہ [تعزیرات پاکستان] کے دفعہ 161 یا دفعہ 165 کے تحت قابل سزا ہو کو ضابطہ فوجداری 1898 کے رو سے قابل دست اندازی جرم تصور ہوگا اگر ان کے متضاد اس بابت کچھ نہ ہو۔

تاہم ڈپٹی سپرٹینڈنٹ پولیس کے عہدے سے کم پولیس آفیسر مجسٹریٹ درجہ اول کے حکم کے بغیر تفتیش یا بغیر پروانہ کے گرفتار نہیں کرے گا۔

14۔(ا) صوبائی حکومت اس قانون کے نفاذ کیلئے قواعد بنا سکتی ہے۔

(۲) خصوصی طور پر اور مذکورہ اختیارات عمومی طور پر کو خطرے ڈالے بغیر، ایسے قواعد مندرجہ ذیل کاموں کیلئے بنائے جا سکتے ہیں۔

(الف) کسی شخص کا اختیار دینا تا کہ صوبائی حکومت کی جانب سے مختلف درجوں کے سرکاری ملازمین کے خلاف چالان کی منظوری دینا۔

(ب) خصوصی عدالت کے ارکان کی تنخواہ۔

(ج) گواہ کو طلب کرنے اور دستاویزات کی فراہمی اور انکار کی صورت میں سزا، یا اُس میں ٹال مٹول اور اُن کیلئے ضابطہ فوجداری کے علاوہ یا اُن کی جگہ پر؛

(د) مذکورہ بالا ہم چوں قسم کے معاملات کیلئے۔

15۔(ا) جرائم کے دفعات 465 تا 468، 471، 474 اور (A)477 باب نہم [تعزیرات پاکستان]

(۲) جرائم جو دفعات 379، 380، 381، 382 اور 403 تک 409 [تعزیرات پاکستان] جس جائیداد سے متعلق جرم کی گئی ہے جو کہ غیر مسلم جو کہ پاکستان چھوڑ کر [انڈیا] جا چکا ہو یا وہ جائیداد جو صوبائی حکومت یا اُس حکومت کے کسی محکمہ، یا کوئی مقامی مجاز ادارہ یا ایسے صوبائی محکمہ یا مجاز ادارہ کے جانب سے مقرر شدہ شخص کے حوالہ کی گئی ہو۔

(۳) جو کوئی جو کہ دفعہ 411 یا دفعہ 414 [تعزیرات پاکستان] کے تحت قابل سزا ہو، جہاں پر مسروقہ جائیداد جن کیلئے جرم کیا گیا ہے ایسی جائیداد ہو جو کہ پہلے ذکر شدہ ہے اور اُن کے متعلق دفعہ 406 یا دفعہ 409 مذکورہ قانون کے تحت قابل سزا جرم کیا گیا ہو۔

(۴) کوئی جرم جو کہ دفعہ 416 سے دفعہ [420 تعزیرات پاکستان]، جہاں دھوکہ شدہ شخص صوبائی حکومت یا اُسی حکومت کا کوئی محکمہ یا مقامی مجاز ادارہ یا حکومتی محکمہ یا مجاز ادارہ کی طرف سے مقرر شدہ مجاز شخص ہو۔

(۵) کوئی دوسرا جرم جو کہ صوبائی حکومت وقتاً فوقتاً شیڈول میں سرکاری جریدہ میں اُن کا اعلامیہ جاری کرے۔

(۶) سازش کرنا یا سازش کی کوشش کرنا یا مذکورہ جرائم میں اعانت کرنا۔